© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

تدفین سے پہلے فاتحہ اور دعائے مغفرت

سوال :۔ ایک مسئلے کی وضاحت قرآن و حدیث کی روشنی میں مطلوب ہے۔ توجہ فرمائیں، مشکور ہوں گا۔

ہمارے ہاں آباؤ اجداد سے یہی مستقل رواج چلا آ رہا ہے کہ بعد المرگ جب تک مرنے والے کو باقاعدہ تکفین و تجہیز کر کے اُسے دفن نہ کر دیا جائے اُس پہ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔ یعنی موت کی خبر سُن کر لوگ جمع تو ہو جاتے ہیں اور باہم مل کر بیٹھ جاتے ہیں مگر ایصال ثواب کے لیے فاتحہ یا دُعائے مغفرت نہیں کرتے۔ یہ عمل صرف دفن کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور دو یا تین دن جاری رہنے کے بعد تیسرے دن قُل تک رہتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ پروازِ رُوح کے فوراً بعد ایسا کیوں نہیں کیا جاتا جبکہ ایصالِ ثواب کا تعلق صرف رُوح سے ہوتا ہے۔ کیا کوئی حکم مانع ہے یا یونہی رواجاً ایسا ہوتا ہے۔ آجکل میت بذریعہ ہوائی جہاز بیرونِ مُلک سے لا کر آبائی قبرستانوں میں دفن کرنے میں بعض اوقات دو تین ہفتے بھی لگ جاتے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔ جب نعش پہنچ جاتی ہے اور اُسے سپرد خاک کر دیا جاتا ہے۔ پھر یہ عمل دو یا تین دن تک جاری رہتا ہے ایسا کس حکم کے تحت کیا جاتا ہے۔ یہی رواج اُس وقت بھی اپنایا جاتا ہے جب کہ مرنے والے کی نماز جنازہ متعدد مرتبہ کسی دوسرے مقام پر پہلے بھی ادا ہو چکی ہوتی ہے۔ سوال کی اہمیت اس وجہ سے بڑھ جاتی ہے جب کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایسا رواج صدیوں پہلے ہمارے اُن اجداد سے چلا آرہا ہے، جو یقیناً دینِ خداوندی کو ہم سے نہ صرف بہتر جانتے تھے، بلکہ اس پر عمل بھی فرماتے تھے۔ ہمارا تعلق ساداتِ خوارزمی خاندان سے ہے۔

جواب: سوال کا جواب یہ ہے کہ میت کے فوت ہونے کے بعد میت کے ورثا اس کے کفن دفن میں مصروف ہوتے ہیں، اس لیے انہیں کسی دوسرے کام میں مصروف کرنا مناسب نہیں ہے۔

نیز میت کی جدائی کا پورا غم بھی دفن کر دینے کے بعد ہوتا ہے۔ اس لیے افضل یہی ہے کہ تعزیت میت کو دفنانے کے بعد سے تین دن تک کی جائے۔ آج کل فاتحہ کی مروجہ شکل دراصل تعزیت ہے۔

اس لیے مروجہ فاتحہ میت کو دفن کر دینے کے بعد کرنا چاہیے۔ "وھی بعد الدفن افضل منھا قبلہ لان اھل البیت مشغولون قبل الدفن بتجھیزہ ولان وحشتھم بعد الدفن لفراقہ اکثر وھذا اذا لم یر منھم جزع شدید والا قدمت لتسکینھم۔" (حوالہ ردالمحتار جلد دوم ص ۲۴۱)

محض دعا کرنا پہلے بھی جائز ہے۔ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہؓ فوت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اُن کی آنکھیں کھلی تھیں تو آپؐ نے بند فرما دیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھیں اُسے جاتا ہوا دیکھتی ہیں اس لیے کھلی رہ جاتی ہیں۔ پھر آپؐ نے اُن کے لیے دُعا فرمائی۔ "اللھم اغفر لابی سلمۃ" (بحوالہ البحر الرائق ص ۱۸۳ جلد ۲)

پس آپ کے بزرگوں کا طریقہ صحیح تھا، اسی کو جاری رکھیں۔ میت اگر باہر سے دیر سے لائی جا رہی ہو تو ایسی صورت میں تعزیت دفن سے پہلے بھی کی جا سکتی ہے۔

(عبدالمالک)

© rasailojaraid.com